دعاءِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

دشمن کے شر سے بچنے کیلئے



حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

دعاءِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

دشمن کے شر سے بچنے کیلئے

عطا فرمودہ

مفتیِ اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دار العلوم کراچی
- دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

اما بعد!

بندہ ایک دن سیدی واستاذی مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ''دعاءِ انسؓ تمہارے علم میں ہے؟'' بندہ نے عرض کیا: ''نہیں''، آپ نے مجھے چھپی ہوئی دعاءِ انسؓ عنایت فرمائی اور فرمایا:

’’جس حدیث میں یہ دعا ہے میں نے آسانی کے لئے اس کا اردو میں ترجمہ کروادیا ہے، تاکہ اس کی اہمیت معلوم ہو‘‘، احقر نے شکریہ اور قدر دانی کے ساتھ اس کو لیا، جو جان کی حفاظت کے لئے بہت مفید ہے، اس زمانہ میں پاکستان بالخصوص کراچی میں قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا، گھر سے نکلتے ہوئے ڈر اور خوف محسوس ہوتا تھا، ایسے حالات میں اس دعا کی بہت قدر ہوئی۔

اس دعا میں بعض الفاظ چھوٹنے کا گمان تھا، چنانچہ مولانا محمد قاسم امیر سلمہ نے اصل مأخذ کی طرف رجوع کر کے جو الفاظ رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا اور عمدہ طریقے سے کمپوز کیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا

فرمائیں، یہ دعا ہر مسلمان کے پاس ہونی چاہئے اور روزانہ صبح ایک مرتبہ پڑھ لینی چاہئے تاکہ دشمن سے حفاظت رہے، اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دیں، آمین۔

بندہ عبدالمعظم

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۳۲/۱۱/۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا

جو شخص صبح کے وقت یہ دعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکے گا

حدیث

عُمر بن ابان سے روایت کی گئی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو لانے کے لئے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے (گھر کے) دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا: ''امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے''۔

فرمایا: ''امیر کون ہے؟''

میں نے عرض کیا: ''حجاج بن یوسف''

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے، تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب وسنت کی مخالفت کی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا''۔

میں نے کہا: ''بات مختصر کیجئے اور امیر کے حکم کا جواب دیجئے'' تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے، جب حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے پوچھا: ''کیا تو انس بن مالک ہے؟''

فرمایا: ''جی ہاں''

حجاج نے کہا: ''کیا تو وہ شخص ہے جو ہمیں برا بھلا کہتا، اور بددعائیں دیتا ہے؟''

فرمایا: '' جی ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کیونکہ تو اسلام کا دشمن ہے، تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزّت افزائی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے''۔

حجاج نے کہا: ''معلوم ہے میں نے تجھے کس لئے بلایا ہے؟''

فرمایا: ''نہیں معلوم''

حجاج نے کہا: ''میں تجھے بری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں''۔

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: ''اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے ایک دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا: ''جو بھی صبح کے وقت یہ دعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے اور میں آج صبح یہ دعا کر چکا ہوں''۔

حجاج نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دعا سکھا دیں''۔

فرمایا: ''تو اس کا اہل نہیں''۔

حجاج نے کہا: ''ان کا راستہ چھوڑ دو، یعنی ان کو جانے دو''

جب حضرت انس بن مالکؓ وہاں سے نکلے تو دربان نے حجاج سے کہا: ''اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے، آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب آپ نے ان کو پالیا تو ان کو چھوڑ دیا؟''۔

حجاج کہنے لگا: ''اللہ کی قسم میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے، جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا وہ میری طرف لپکتے تھے جیسے (میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں) تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا تو میرا کیا حال ہوتا''۔

پھر جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہ دعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، بِسْمِ
اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا
فِی السَّمَاءِ، بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَبِاللّٰهِ خَتَمْتُ، وَ
بِهٖ اٰمَنْتُ، بِسْمِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ، وَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ،
بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى قَلْبِیْ وَ نَفْسِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى عَقْلِیْ
وَ ذِهْنِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِیْ وَ مَالِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى
مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ
الْمُعَافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الْوَافِیْ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، هُوَ اللّٰهُ. اَللّٰهُ رَبِّيْ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖ
شَيْئًا. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ
اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ۔ اَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ
بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ، عَزَّ
جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَ لَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ
سُلْطَانٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاءِ سُوْءٍ، وَمِنْ
شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ، وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ

إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ

يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُ بِكَ، وَ أَحْتَجِبُ بِكَ مِنْ كُلِّ

شَيْءٍ خَلَقْتَهُ، وَ أَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَ

كُلِّ مَا ذَرَأْتَ وَ بَرَأْتَ، وَ أَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُمْ، وَ

أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ أُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ فِي يَوْمِي

هٰذَا وَلَيْلَتِي هٰذِهِ، وَسَاعَتِي هٰذِهِ، وَشَهْرِي هٰذَا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾ عَنْ اَمَامِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾ مِنْ خَلْفِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾ عَنْ يَّمِيْنِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾ عَنْ شِمَالِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ مِنْ فَوْقِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ مِنْ تَحْتِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًاۢ بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ؕ۝۱۸

(سات مرتبہ پڑھیں)

وَ نَحۡنُ عَلٰی مَا قَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِیۡنَ (فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ)

(سات مرتبہ پڑھیں)

تَمَّتْ

حوالہ جات

عمل الیوم و اللیلة لابن السنی: ج ۲، ص ۱۵۸، کنز العمال: ج ۲، ص: ۲۹۴،
سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد، ج: ۱۰، ص: ۴۲۸،
المستطرف فی کل فن مستظرف، ج: ۱، ص: ۳۸۰)